۱۱ صفر المظفر ۱۴۴۲ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت (قسط:15)

جوٹھا پانی پھینک دینا کیسا؟

امیرِ اہلسنّت کا پانی بچانے کا ذہن کیسے بنا؟ 10

بچوں کے حادثات بڑھنے کی وجہ 16

بچوں کو حادثات سے کس طرح بچایا جائے؟ 18

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

جوٹھا پانی پھینک دینا کیسا؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۹ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے
اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فَرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہے: تم اپنی مَجالس کو مجھ پر دُرُود شریف پڑھ کر آراستہ کرو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بَروزِ قیامت تمہارے لیے نُور ہو گا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کیا جہنَّم میں عذاب پر مامُور فرشتوں کو بھی تکلیف ہو گی؟

سُوال: جہنَّم میں جو فرشتے عذاب دینے پر مامُور ہوں گے کیا انہیں تکلیف ہو گی؟

جواب: جہنَّم میں عذاب دینے پر جو فرشتے مامُور ہوں گے انہیں خود کوئی تکلیف نہیں ہو گی۔اِسی طرح دُنیا میں جو مُوذِی (یعنی ایذا دینے والے) جانور ہیں وہ جہنَّم میں

مدینہ

1 ...... یہ رِسالہ ۱۱ صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۴۴۰ھ بمطابق 20 اکتوبر 2018 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... فردوس الاخبار، باب الزای، ۱/۴۲۲، حدیث: ۳۱۴۹ دار الفکر بیروت

www.dawateislami.net

عذاب دینے کے لیے جائیں گے لیکن خود انہیں کوئی تکلیف نہیں ہو گی۔ (1)

کفّار جِن بُتوں کی پوجا کرتے ہیں وہ بُت بھی جہنَّم میں ڈالے جائیں گے لیکن ان بُتوں کو بھی کوئی تکلیف نہیں ہو گی۔ بُتوں کو اِس لیے جہنَّم میں ڈالا جائے گا تاکہ کفار کو حَسرَت بالائے حَسرَت ہو کہ جن کو یہ خُدا سمجھ کر پُوجتے تھے وہ ان کے کچھ کام نہ آئے بلکہ وہ خود کو بھی بچا نہ پائے اور ان کے ساتھ آگ میں جَل رہے ہیں۔ (2)

دعوتِ اسلامی کو محبتِ رَسُول لکھنا کیسا؟

سُوال: یامُرشِدی! یہ شعر کہنا کیسا ہے؟

جَلال کو جَلالی لکھ دیا میں نے
نبی کا غُلام ہوں غُلامی لکھ دیا میں نے
مجھ سے پوچھا کہ محبتِ رَسُول کیا ہے؟
قلم لیا اور دعوتِ اِسلامی لکھ دیا میں نے

جواب: اِس شِعْر میں اَلفاظ کا کھیل ہے کہ جَلال کو جَلالی لکھ دیا اور کمال کو کمالی لکھ دیا، مجھے تو فُضُول اَلفاظ لگ رہے ہیں۔ محبتِ رَسُول دعوتِ اسلامی میں ہی مُنْحَصِر تو نہیں۔ دُنیا میں کروڑوں ایسے مسلمان ہوں گے جنہوں نے دعوتِ اسلامی کا نام

---

1. ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۵۳۵ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
2. تفسیر قرطبی، پ۱۷، الانبیاء، تحت الآیۃ: ۹۸، ۶/ ۲۰۳ ماخوذاً دار الفکر بیروت

www.dawateislami.net

تک نہیں سُنا ہو گا لیکن ان کے سینوں میں بھی محبتِ رَسُول ہو گی۔ اَلبتہ اگر شاعِر کی مُراد یہ ہو کہ دعوتِ اسلامی میں آ کر دیکھو تو پتا چلے گا کہ محبتِ رَسُول کیا ہے؟ تو یہ تاویل دُرُست ہے۔ یہ کہنا غَلَط ہو جائے گا کہ دعوتِ اسلامی ہی محبتِ رَسُول کا دَرس دیتی ہے۔ اَلبتہ دعوتِ اسلامی بھی محبتِ رَسُول کا دَرس دیتی ہے یہ کہنے میں حَرَج نہیں۔

اَطراف گاؤں میں مدرسۃُ الْمدینہ کی ضَرورت

سُوال: ٹیل والہ جٹّاں والی چک نمبر 114، پنجاب، (پاک اَطراف سیرانی کابینہ) میں بَراہِ راست (Live) مَدَنی مذاکرہ کا سِلسلہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج (یعنی ۱۱ صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۴۴۰ھ بمطابق 20 اکتوبر 2018 کو) ہم نے مدرسۃُ الْمدینہ لِلْبَنِیْن کے لیے جگہ بھی دعوتِ اسلامی کے نام وَقف کروائی ہے اور یہاں پر مدرسۃُ الْمدینہ لِلْبَنِیْن کا اِفْتِتاح بھی ہے۔ آپ کی بارگاہ میں عرض ہے کہ اس مدرسے کی کامیابی کے لیے دُعا فرما دیں۔ نیز اطراف گاؤں میں مدرسۃُ الْمدینہ کی بہت زیادہ حاجت ہے، اس حوالے سے مَدَنی پھول بھی اِرشاد فرما دیں تاکہ یہاں اَطراف گاؤں میں قرآنِ کریم کی تعلیم عام ہو۔

جواب: مَاشَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ٹیل والہ میں مدرسۃُ الْمدینہ کے اِفْتِتاح کی خوشخبری سُنائی گئی جس پر میری طرف سے بہت بہت مُبارَک ہو۔ مدرسہ بنا لینا یقیناً بہتر اِقْدام ہے لیکن اسے بَھرنا بھی اَہم کام ہے لہٰذا اسے بَھرنے کے لیے بھی بھرپور

www.dawateislami.net

کوششیں کریں اور خوب خوب اَجر و ثواب کمائیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ یعنی تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔[1] ہر ایک کو قرآنِ کریم سیکھنا چاہیے بلکہ قرآنِ کریم کی ایک آیت کا زبانی یاد ہونا فرض ہے ورنہ تو نماز ہو گی ہی نہیں۔ سورۂ فاتحہ اور تین چھوٹی آیات کا یاد ہونا واجِب ہے۔[2] لہٰذا قرآنِ کریم کی مَخْصُوص مِقْدار جو فرض یا واجب ہے وہ تو یاد کرنی ہی ہو گی، اِس کے عِلاوہ مَزید بھی یاد کرنا چاہیے۔ قرآنِ کریم جو دیکھ کر بھی نہیں پڑھ سکتا تو اب اس کو کیا لَقب دیا جائے۔ دُنیوی اِعْتِبار سے ایک سے ایک پڑھے لکھے آپ کو ملیں گے لیکن ان میں ایک تعداد ہو گی جنہیں قرآنِ کریم دیکھ کر بھی پڑھنا نہیں آتا ہو گا، اب جنہیں قرآنِ کریم دیکھ کر بھی پڑھنا نہیں آتا تو انہیں پڑھا لکھا کیسے کہا جائے؟ ہر ایک کو قرآنِ شریف پڑھنا سیکھنا چاہیے اور جنہیں آتا ہے انہیں تلاوت کر کے اس کی بَرکتیں حاصِل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

تعلیمِ قرآن عام کرنے کے لیے مَدارِسُ الْمدینہ میں بھی اِضافہ ہونا چاہیے۔ بالغان کو قرآنِ کریم سکھانے کے لیے مدرسۃُ الْمدینہ بالِغان بھی قائم ہونے چاہئیں تاکہ کام کاروبار کرنے والے حضرات بھی قرآنِ پاک سیکھ سکیں۔

---

1 ...... بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیر کم من تعلم القرآن وعلمه، ٣/٤١٠، حدیث: ٥٠٢٧ دار الکتب العلمیة بیروت

2 ...... درمختار، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل فی القراءة، ٢/٣١٥ ماخوذاً دار المعرفة بیروت

www.dawateislami.net

مدرسۃُ الْمدینہ بالِغان کا دَورانیہ تقریباً 63 مِنَٹ کا ہوتا ہے اور اس کا رات میں ہی لگانا شَرط نہیں بلکہ جہاں جیسی سہولت ہو، فجر، ظہر یا کسی بھی مُناسِب وقت میں مدرسہ لگانے کی تَرکیب بنالی جائے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم کی بَرکتیں ہم سب کو نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مُلکِ پاکستان اور دِیگر مَمالک میں پانی کا بُحْران

سُوال: اِس وقت دُنیا بھر میں بِالْخُصُوص مُلکِ پاکستان میں پانی کی کمی ایک بہت بڑا مَسئلہ بنا ہوا ہے۔ میرا خود ایک مُلک میں جانا ہوا تو اُس مُلک میں باقاعدہ گھروں میں مَحْدُود مِقدار میں پانی اِسْتِعمال کرنے کی اِجازت ہے۔ اگر اس سے زائد پانی اِسْتِعمال کیا تو ان کے لیے مَسائل ہوتے ہیں۔ دُنیا بھر میں بِالْخُصُوص مُلکِ پاکستان میں پانی کی بَچت کے لیے مختلف اَنداز پر کام کیا جارہا ہے۔ آپ اس بارے میں کچھ مَدَنی پھول اِرشاد فرمادیجئے کہ ایک عام شخص پانی کی بَچت میں اپنا کیا کِردار ادا کرسکتا ہے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: پانی اللہ پاک کی بہت بڑی نِعْمت ہے، اس کے بغیر زندگی ناممکن ہے۔ یہ بھی اللہ پاک کا کَرم ہے کہ جو چیز جتنی زیادہ اَہم ہوتی ہے وہ ہمارے لیے یا تو سَستی رکھی گئی ہے یا بالکل ہی مُفْت جیسے ہوا، یہ زندگی کے لیے سب سے زیادہ ضَروری ہے کہ آکسیجن کے بغیر آدمی زندہ نہیں رہ سکتا لیکن یہ اللہ کی رَحمت سے بالکل مُفت مِل رہی ہے۔ ہوا کے بعد اِنسان کو پانی کی بھی شدید حاجت ہے یہ نِعْمت

www.dawateislami.net

بھی مُفت ہی مِل رہی ہے۔[1] اب کہیں کہیں پانی پینے کے لیے بِک بھی رہا ہے اور جہاں جہاں پانی کی کمی ہے وہاں واٹر ٹینکر کے ذَریعے پانی خریدنا پڑتا ہے۔ بہر حال پانی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نِعْمت ہے۔اِس ایک نِعْمت کا جتنا شکر ادا کریں کم ہے۔اِس نِعْمت کو صحیح اِسْتِعمال کرنے کے بجائے بہت ضائع کیا جاتا ہے، اتنا ضائع کیا جاتا ہے کہ بس خُدا کی پناہ! ایک چھوٹا سے پیالہ دھونا ہوتا ہے جس کے لیے آدھا پیالہ پانی کافی ہے لیکن پورا نَل کھول کر بالٹی جتنا پانی بہادیتے ہیں اور یوں بڑی بے دَردی سے اللہ پاک کی اِس نِعْمت کو ضائع کرتے ہیں۔

پیالہ اور دِیگر بَرتن دھونے کا طریقہ

پیالہ دھونے کا طریقہ یہ ہونا چاہیے کہ اِس میں چند قطرے پانی کے ڈالیں اور پھر بَرتن دھونے کے Liquid (لکویٹ) کے ایک دو قطرے ڈال کر جھاگ وغیرہ سے مَل لیں، اب ہلکا سا نَل کھول کر اس کے نیچے دھولیں تاکہ میل کچیل اور غِذا کے اَثرات صاف ہو جائیں۔اِس طرح دھونے سے پانی بہت کم اِسْتِعمال ہو گا۔ اگر زیادہ بَرتن دھونے ہوں تو نَل کے نیچے دھونے سے بہتر ہے کہ کسی بڑے بَرتن میں پانی نکال کر اس میں ڈبو کر دھوئے جائیں۔پہلے بَرتن دھونے کا یہی طریقہ رائج تھا لیکن اب نَل سِسٹم آ گیا ہے جو پانی کے ضیاع کا بڑا سبب ہے۔ میں جب کسی کو نَل کے نیچے کچھ دھوتے دیکھتا ہوں تو پانی کا بے دَریغ

مدینہ

[1] ...... تفسیر کبیر، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۶۴، ۲/ ۱۷۲ ماخوذاً دار احیاء التراث العربی بیروت

www.dawateislami.net

اِستعمال دیکھ کر بَرداشت نہیں کر پاتا، مجھے یہ قَطْعاً پسند نہیں کہ یوں ضَرورت سے زائد پانی بہایا جائے۔

گرم پانی لینے کیلئے ٹھنڈا پانی ضائع کرنے سے کیسے بچا جائے؟

سردیوں میں ٹھنڈا پانی آزمائش کا سبب بنتا ہے لہٰذا گرم پانی کے لیے گیزر لگائے جاتے ہیں۔اب گیزر سے گرم پانی حاصِل کرنے کے لیے پائپ میں موجود ٹھنڈے پانی کو بڑی بے دَردی کے ساتھ بہا دیا جاتا ہے حالانکہ تھوڑی سی توجہ کرکے یہ پانی بچایا جا سکتا ہے مثلاً کسی بالٹی میں یہ پانی نکال لیں یا پھر پائپ کا ایسا سِسٹم بَنوا لیں کہ پانی زمین دوز ٹینک میں واپس چلا جائے۔خود میں نے بھی اپنے گھر میں ایسا سِسٹم بنوایا ہوا ہے، گرم ٹھنڈا پانی مِکس کرنا بھی ایک مَسئلہ ہے کہ اس میں بھی پانی بہت ضائع ہوتا ہے لہٰذا اِکسچر کرنے میں بھی ایسی اِحتیاط سے کام لیں کہ بچت کی صورت بنے مثلاً مِکسچر کے لیے ایسے نَل لگوا لیے جائیں جوAutomatic (یعنی خود بخود) ٹھنڈا گرم پانی مِکس کر دیتے ہیں، یہ نَل اگرچہ کچھ مہنگے ہوتے ہیں لیکن پانی کے ضیاع سے بچنے کے لیے کار آمد ہیں۔

پانی ضائع کرنے والوں کو ممکنہ صورت میں سمجھائیے

کپڑے اور فَرش وغیرہ دھونے میں بھی پائپ اِسْتعمال کیا جاتا ہے جس کے سبب ضَرورت سے بہت زیادہ پانی بہتا ہے لیکن آہ!ان لوگوں کو بولنے، روکنے ٹوکنے اور سمجھانے والا کوئی نہیں ہے۔ مَساجد کے دھونے میں بھی بے تحاشا

www.dawateislami.net

پانی ضائع کیا جاتا ہے مگر افسوس کوئی کسی کو بولنے والا نہیں ہوتا، حالانکہ کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں انہیں معلوم ہوتا ہے کہ اگر ہم بولیں گے تو یہ مان جائے گا اور پانی بَقَدرِ ضَرورت ہی اِستِعمال کرے گا لیکن پھر بھی وہ نہیں بولتے کیونکہ ان کا اپنا پانی کی بچت کا ذہن نہیں ہوتا، یہ خود اس سے دَس گنا بڑھ کر پانی ضائع کر رہے ہوتے ہیں۔ مُعاشرے میں سب ایسے نہیں ہوتے، بعض لوگوں کا اِسْراف سے بچنے کا ذہن ہوتا ہے اور وہ بچتے بھی ہیں لیکن جو اِسْراف سے نہیں بچتے ان کی سزا میں اگر پانی کی کمی ہوئی تو اس کا سامنا تو سبھی کو ہی کرنا پڑے گا۔ بہر حال پانی کا اِسْراف بہت زیادہ ہو گیا ہے، ہو سکتا ہے کہ اِسی کی سَزا میں آج پانی کی تنگی کا ہمیں سامنا کرنا پڑ رہا ہو۔ اگر اب بھی ہم نے اِسْراف کی عادت ختم نہ کی تو آگے چل کر نہ جانے کیا ہو گا؟ اللہ پاک ہم سب کو عقلِ سَلیم عطا فرمائے کہ ہم نِعْمتوں کو ضائع کرنے سے بچنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مالی کِس طرح پانی ضائع کرتا ہے؟

(اِس موقع پر نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) پانی کی قِلَّت جو اس وقت ایک گھمبیر مَسئلہ بنا ہوا ہے اِس کا ایک سبب ضَرورت سے زائد پانی کا اِستِعمال بھی ہے۔ پانی ضائع کرنے میں جہاں گھر کے اَفراد شامِل ہیں وہاں باغ کے مالی کا بھی اِس مُعاملے میں اپنا ریکارڈ ہے۔ جب وہ باغ میں پانی دے رہا ہوتا ہے تو بس وہ ہوتا ہے، پائپ

www.dawateislami.net

ہوتا ہے اور پانی ہوتا ہے، اِس قدر پانی ضائع کرتا ہے کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ پانی دینے کے دَوران اگر کوئی اس کو بُلا لے تو پانی بند کرنا گوارہ نہیں کرتا بلکہ یوں ہی پائپ چھوڑ کر جواب دینے کے لیے آ جائے گا حالانکہ پائپ سے بڑی تیزی کے ساتھ پانی بہہ رہا ہوتا ہے لیکن مالی کو اِس بات کی کوئی فِکر نہیں ہوتی کہ پانی ضائع ہو رہا ہے۔

گاڑی دھونے اور دِیگر کاموں میں پانی کا اِسْراف

اِسی طرح جہاں کار پارکنگ پاوَر ہوتا ہے تو وہاں ڈرائیور حضرات گاڑی دھونے میں جتنا پانی ضائع کرتے ہیں تو یہ بھی اپنی مثال آپ ہے۔ پیٹرول پمپ پر جو کار واش کرنے والے ہوتے ہیں یہ بھی بے تحاشا پانی ضائع کرتے ہیں۔ ٹرک اَڈّوں پر جو ٹرک یا دِیگر گاڑیاں دھو رہے ہوتے ہیں وہ بھی بالٹیاں بھر بھر کر ڈال رہے ہوتے ہیں۔ اِس کے عِلاوہ جو لوگ گائے، بھینس اور دِیگر جانور اپنے فارم ہاؤس یا گھروں میں پالتے ہیں انہیں دھلانے میں بھی بہت زیادہ پانی اِسْتِعمال کرتے ہیں۔ شیمپو یا صابن اِسْتِعمال کرتے وقت بہت سے لوگ پانی بہتا چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ اس وقت شاور یا نَل کُھلا ہوا نہیں ہونا چاہیے کہ بے جا پانی بہہ رہا ہوتا ہے۔ بہر حال ہمیں اِسْراف سے بچنے کی سوچ بنانی ہو گی۔ جب یہ سوچ بن جائے گی تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم پانی، بجلی، رَقم اور وقت وغیرہ نِعْمتوں کو ضائع ہونے سے بچانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

www.dawateislami.net

امیرِ اَہلسنّت کا پانی بچانے کا ذہن کیسے بنا؟

سُوال: میں نے آپ کو کئی مَرتبہ دیکھا ہے کہ پانی کے اِستعمال میں بہت زیادہ اِحتیاط فرماتے ہیں، اگر آپ اپنی کچھ اِحتیاطیں بھی بیان فرما دیں تو آپ سے محبت کرنے والے اور چاہنے والے بھی ان چیزوں کو اِختیار کر کے پانی کی بچت کر سکیں گے۔ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: میرا پانی کی بچت کا ذہن بہارِ شریعت کا یہ مَسئلہ پڑھ کر بنا کہ صَدْرُ الشَّریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ مُفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: دورانِ وُضو ناک میں پانی چڑھانے کے لیے آدھا چُلّو کافی ہے، پورا چُلّو پانی لینا یہ اِسْراف ہے۔[1] اسے پڑھ کر میرا ذہن بنا کہ پانی ضَرورت کے مُطابق ہی اِستعمال کرنا چاہیے، ضَرورت سے کچھ بھی زائد لیا تو اِسْراف ہو گا۔ فتاویٰ رَضویہ میں کُلّی کے لیے بھی آدھا چُلّو پانی کافی لکھا ہے۔[2] لٰہذا آدھے چُلّو پانی سے کُلّی کرنی چاہیے لیکن ہمارے یہاں ایک کُلّی کے لیے کئی چُلّو پانی بہا دیتے ہیں، وہ اِس طرح کہ چُلّو بھرنے کے لیے پورا نَل کھول دیتے ہیں، اب ایک

---

1 ...... بہارِ شریعت میں ہے: چلّو میں پانی لیتے وقت خیال رکھیں کہ پانی نہ گرے کہ اِسْراف ہو گا۔ ایسا ہی جس کام کے لیے چلّو میں پانی لیں اُس کا اندازہ رکھیں ضَرورت سے زیادہ نہ لیں مثلاً ناک میں پانی ڈالنے کے لیے آدھا چلّو کافی ہے تو پورا چلّو نہ لے کہ اِسْراف ہو گا۔

(بہارِ شریعت، ۱/ ۳۰۲، حصہ:۲ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱/ ۷۶۵ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور

www.dawateislami.net

کے بجائے دَس چُلُّو کا پانی بہہ جاتا ہے۔ پھر ناک میں پانی ڈالتے وقت بھی ایسے ہی پورا نَل کھول کر پانی بہاتے ہیں لیکن پھر بھی سُنَّت کے مُطابق ناک دُھلتا نہیں کیونکہ پانی ناک میں نَرم بانسے تک چڑھانا ہوتا ہے جبکہ عموماً لوگ چڑھاتے نہیں بلکہ ناک کی نوک سے لگاتے ہیں۔

یاد رَکھیے! وُضُو میں ناک کی نَرم ہڈّی تک پانی پہنچانا سُنَّتِ مُؤکَّدہ ہے اور غُسل میں فرض ہے۔ ناک کی نوک پر پانی لگانے کے سبب نہ جانے کتنے لوگوں کا غُسل نہیں اُترتا ہوگا۔ نہ صحیح وُضُو کرنا آتا ہے نہ غُسل، بس اندھیر نگری چوپٹ راجا والا مُعاملہ چل رہا ہے۔ دِینی مُعاملات ہوں یا دُنْیوی ان میں لوگوں کو دِینی معلومات حاصِل کرنے سے کوئی غَرض ہی نہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے زیرِ اِہْتمام مختلف مقامات پر سات دِن کا نماز کورس کروایا جاتا ہے جس میں نماز، وُضُو اور غُسل وغیرہ کے مَسائل بھی سِکھائے جاتے ہیں یہ کورس کرنے کے لیے سات دِن دینے کو بھی لوگ تیار نہیں ہوتے۔ دُنیا حاصِل کرنے کے لیے تو دَس سال پڑھ کر میٹرک کی سَند لیں گے جس کی خاص ویلیو بھی نہیں اور پھر مَزید اعلیٰ تعلیم کے لیے آگے پڑھیں گے، اِس مُلک میں جائیں گے اُس مُلک میں جائیں گے، دُنیا حاصِل کرنے کے لیے وقت ہی وقت ہے مگر نماز سیکھنے اور دُرُست طریقے سے قرآنِ کریم پڑھنا سیکھنے کے لیے وقت ہی نہیں ہوتا۔

www.dawateislami.net

جُوٹھا پانی پھینک دینا کیسا؟

سُوال: بعض لوگ پانی پینے کے بعد بچا ہوا پانی پھینک دیتے ہیں، ایسا کرنا کیسا ہے؟[1]

جواب: بچا ہوا پانی پھینک دینا اِسراف اور گناہ ہے لیکن اکثریت بڑی بے دَردی کے ساتھ یہ پانی پھینک دیتی ہے۔[2] لگتا ہے کہ ہر نعمت میں اِسراف کرنا یہ اِنٹر نیشنل پَرابلم بن گیا ہے۔ اِسراف سے بچنے کا لاکھوں یا کروڑوں میں کسی ایک کا ذہن ہو تو ہو ورنہ گھروں میں پانی ضائع کرنے کا عام مَسئلہ ہے حالانکہ پانی

مدینہ

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے کہ "ایک صاحِب نے پانی پی کر بچا ہوا پھینک دیا اس پر (اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے) اِرشاد فرمایا: (بچا ہوا پانی) پھینکنا نہ چاہیے۔ کسی بَرتن میں ڈال دیتے، اِس وقت تو پانی اِفراط (یعنی کثرت) سے ہے، اِس ایک گھونٹ پانی کی قدر نہیں۔ جنگل میں جہاں پانی نہ ہو وہاں اِس کی قدر معلوم ہو سکتی ہے کہ اگر ایک گھونٹ پانی مِل جائے تو ایک اِنسان کی جان بچ جائے۔ حضرت خلیفہ ہارون رَشید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ عُلَما دوست تھے۔ دَربار میں عُلَما کا مجمع ہر وقت لگا رہتا تھا۔ ایک مَرتبہ پانی پینے کے واسطے منگایا، مُنہ تک لے گئے تھے، پینا چاہتے تھے کہ ایک عالِم صاحب نے فرمایا: اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن! ذرا ٹھہریئے! میں ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں۔ فوراً خلیفہ نے ہاتھ روک لیا۔ اُنہوں نے فرمایا: اگر آپ جنگل میں ہوں اور پانی مُیَسَّر نہ ہو اور پیاس کی شِدَّت ہو تو اِتنا پانی کس قَدَر قیمت دے کر خریدیں گے؟ فرمایا: وَاللہ! آدھی سَلطنت دے کر۔ فرمایا: بس پی لیجئے! جب خلیفہ نے پی لیا، انہوں نے فرمایا: اب اگر یہ پانی نکلنا چاہے اور نہ نکل سکے تو کس قَدَر قیمت دے کر اس کا نکلنا مَول (یعنی خرید) لیں گے؟ کہا: وَاللہ! پوری سَلطنت دے کر۔ اِرشاد فرمایا: بس آپ کی سَلطنت کی یہ حقیقت ہے کہ ایک مَرتبہ ایک چُلّو پانی پر آدھی بِک جائے اور دوسری بار پوری اِس پر جتنا چاہے تکبر کر لیجئے! (تاریخ الخلفاء، ھارون الرشید، اخبارہ، ص ۲۳۵ ملخصاً) (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۳۷۶ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

www.dawateislami.net

کا اِسْراف (یعنی اس کو ضائع کرنا) حرام ہے[1] لیکن افسوس ایسا کرتے ہوئے بالکل ڈر نہیں لگتا۔ پانی پئیں گے تو آدھا بچا کر پھینک دیں گے حالانکہ ایسا کرنا حرام ہے لہٰذا بچا ہوا پانی پھینک دینے کے بجائے رکھ لیں اور بعد میں پی لیں یا کسی دوسرے مسلمان کو پِلا دیں۔ اگر جُوٹھا ہے تو کیا ہوا؟ ناپاک تو نہیں ہو گیا بلکہ دوسرا مسلمان پیے گا تو اس کے لیے شِفا کا سبب بنے گا جیسا کہ مَنْقول ہے: سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ یعنی مؤمن کے جُوٹھے میں شِفا ہے۔[2] لہٰذا جُوٹھا پانی پھینکنے کے بجائے کسی نہ کسی اِسْتِعمال میں لے لینا چاہیے۔

امیرِ اَہلسنّت کا ہر قسم کے اِسْراف سے بچنے کا ذہن

جب میں پانی پیتا ہوں تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک ایک قطرہ ضائع ہونے سے بچانے کا اِہْتمام کرتا ہوں چنانچہ پانی پی چکنے کے بعد پیالے کی دیواروں سے پیندے میں دو تین قطرے جمع ہو جاتے ہیں تو انہیں بھی پی لیتا ہوں۔ بعض اوقات پھر دیکھتا ہوں کہ ایک آدھ قطرہ اور جمع ہو گیا ہے تو اُسے بھی پی لیتا

مدینہ

1 ...... اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت فرماتے ہیں: صِرف دو صورتوں میں اِسْراف ناجائز و گناہ ہوتا ہے ایک یہ کہ کسی گناہ میں صَرف و اِسْتِعمال کریں، دوسرے بیکار محض مال ضائع کریں۔ وُضو و غسل میں تین بار سے زائد پانی ڈالنا جب کہ غَرَضِ صحیح (یعنی جائز مقصد) سے ہو ہرگز اِسْراف نہیں کہ جائز غَرَض میں خَرچ کرنا نہ خود مَعْصِیَت (یعنی نافرمانی) ہے نہ بیکار اِضاعت (یعنی ضائع کرنا)۔

(فتاویٰ رضویہ، ۱/ ۹۴۰ تا ۹۴۲، جز: ب)

2 ...... الفتاوی الفقهية الكبرى لابن حجر الهيتمي، ۴/ ۱۱۷ دار الكتب العلمية بيروت

www.dawateislami.net

ہوں۔ مَدَنی چینل کے ناظرین نے بھی مجھے ایسا کرتے ہوئے بارہا دیکھا ہو گا۔ بہر حال پانی کے عِلاوہ بجلی اور دِیگر نعمتوں میں بھی اِسراف سے بچنے کا میرا پُرانا ذہن ہے۔ پانی تو کیا مجھے ہر چیز کے اِسراف سے گویا الرجی ہے اور ہمارے گھر میں بھی اِسی طرح کا ذہن ہے کہ ہر چیز میں اِسراف سے بچنا ہے۔ بس اللہ پاک ہم سب کو عقلِ سَلیم عطا فرمائے، توبہ کی سَعادت بخشے، ہم اللہ پاک کی نعمتوں کی قدر کرنا سیکھ جائیں اور اپنے آپ کو اللہ پاک کے عذاب سے ڈرانے والے بنیں۔ جب اپنے آپ کو اللہ پاک کے عذاب سے ڈرائیں گے تو پھر اِسراف سے بچنے کی کوشش بھی کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِسراف سے بچنے میں کامیاب بھی ہو جائیں گے۔

واش روم میں پانی کا اِستعمال

سُوال: واش روم میں پانی کے اِستعمال میں کیا اِحتیاطیں کی جائیں؟[1]

جواب: واش روم میں بھی پانی بقدرِ ضَرورت ہی اِستعمال کرنا چاہیے۔ آج کل واش روم میں شاور لگانے کا رَواج ہے۔ شاور دو طرح کے ہوتے ہیں: ایک تو وہ شاور ہوتا ہے جس کا بَٹن دبائیں گے تو پانی نکلے گا اور دوسرا شاور وہ ہے جس کا کوئی بَٹن یا ہینڈل نہیں ہوتا، بالکل اوپن ہوتا ہے۔ نَل کُھلتے ہی پانی کی تیز دھار نکلنا

مدینہ

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

شروع ہو جائے گی، اِس میں پانی روکنے کا کوئی سِسٹم نہیں ہوتا، اس کی چھینٹیں بھی اُڑتی ہیں اور بِلا ضَرورت پانی بھی ضائع ہوتا ہے۔ مجھے تو اِس سے چِڑ ہے کہ اِس کو اِستعمال کیسے کریں؟ ہر صورت میں پانی ضائع ہوتا ہے۔

حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں بھی اِسی طرح کا پائپ لگا ہوتا ہے، جس کے سبب پانی ضائع ہونے سے بچانا جوئے شیر لانے (یعنی مشکل یا ناممکن کام سرانجام دینے) کے مُتَرادِف ہے۔ ممکن ہے کہ ہینڈل والا شاور اِس لیے اِنتظامیہ نہ لگاتی ہو کہ جلدی خَراب ہو جاتے ہیں اور ان کا یہ عُذر قابلِ سَماعت ہو بھی سکتا ہے۔ بہرحال جس بھی عُذر کے تحت یہ شاور لگائے گئے ہوں ان کے اِستِعمال میں پانی ضَرور ضائع ہوتا ہے۔ اگر واش روم میں شاور کے بجائے لوٹا اِستِعمال کیا جائے تو پانی کی کافی بچت ہو گی۔ مجھے یاد آرہا ہے کہ حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں بھی پہلے لوٹے ہی رکھے ہوتے تھے۔ گھروں میں بھی لوٹا سِسٹم ہی تھا، اب آہِستہ آہِستہ شاور کا رَواج بڑھتا جا رہا ہے۔

بارش ہونے کی پیشن گوئیوں پر یقین کرنا کیسا؟

سُوال: سوشل میڈیا پر بارش کے حوالے سے اِس طرح کی خبریں چلتی ہیں کہ فُلاں وقت بارش ہو گی، اِسی طرح محکمۂ موسمیات کی طرف سے بھی وقتاً فوقتاً بارش ہونے کی پیشن گوئیاں کی جاتی ہیں تو ان پر یقین کرنا کیسا ہے؟

جواب: محکمۂ موسمیات بارش ہونے کی پیشن گوئیاں کرتا ہے مگر عام طور پر لوگ ان

www.dawateislami.net

پیشن گوئیوں پر یقین نہیں کرتے کیونکہ بارہا دیکھا گیا ہے کہ ان کی پیشن گوئیاں غَلَط ثابِت ہو جاتی ہیں۔(اِس موقع پر مَدَنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب نے فرمایا کہ) اِس طرح کی پیشن گوئیوں پر یقین کرنے کی اِجازت نہیں ہے کیونکہ بارش ہونے کا قَطْعی عِلم تو کسی صورت حاصِل نہیں ہو سکتا جبکہ یقین، قَطْعی عِلم پر ہی کیا جا سکتا ہے۔ بارش کے بارے میں جو خبریں چلتی ہیں یہ اَندازے ہوتے ہیں اور عام طور پر ہر ایک کو کچھ نہ کچھ یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ اِن خبروں میں غَلَطی ہو سکتی ہے۔ محکمۂ موسمیات والوں نے جو کہہ دیا وہ حَرفِ آخر ہے اور ایسا ہی ہو گا، کوئی بھی اِس طرح کا یقینی اور قَطْعی اِعتقاد نہیں رکھتا اور نہ ایسا اِعتقاد رَکھنے کی شَرعاً اِجازت ہے۔

بچوں کے حادثات بڑھنے کی وجہ

سُوال: آجکل والدین بچوں پر کم توجہ دیتے ہیں جس کی وجہ سے کئی بچے حادثات کا شِکار ہو جاتے ہیں تو کیا پہلے بھی ایسا ہوتا تھا؟

جواب: جی ہاں! پہلے بھی ایسا ہوتا تھا چنانچہ میرے بچپن یا لڑکپن کا واقعہ ہے کہ ایک بار میں اپنے گھر کی بالکونی میں کھڑا تھا کہ ہمارے گھر کے سامنے والی بلڈنگ کی پہلی منزل کی بالکونی سے ایک بچی گری جو پہلے گھر کے نیچے موجود دُکان کے چھجے سے ٹکرائی اور پھر اُچھل کر زمین پر جا گری مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ زندہ بچ گئی۔ یوں غیر محتاط اَنداز شروع سے ہی چلتے آرہے ہیں مگر پہلے اتنے اَسباب نہیں تھے، اب اَسباب بڑھ گئے ہیں۔ پہلے ہم نے فریزر کا نام نہیں سُنا تھا پھر

www.dawateislami.net

فریزر اور اِس طرح کی دِیگر چیزیں آگئیں، بعض اوقات بچے ان میں بند ہو کر بے چارے ٹھنڈے ہو جاتے ہوں گے یا پھر فریج کے نیچے لگے ہوئے پلگ میں اُنگلی ڈال کر چپک جاتے ہوں گے۔ اِسی طرح پہلے لوہے کی وزن دار اِستری ہوا کرتی تھی جس میں لوگ کوئلے جلاتے اور کوئلوں سے اُسے گرم کرکے کپڑے اِستری کرتے تھے۔ اُس اِستری میں حادثے کا اِمکان نہ ہونے کے برابر تھا مگر پھر الیکٹرونک اِستری آگئی جس کے سبب حادثات بڑھ گئے تو یوں جتنی ترقیاں ہو رہی ہیں اِن ترقیوں کے باعث ہلاکتوں میں بھی اِضافہ ہو رہا ہے اور بچے بے چارے فوت ہو رہے ہیں۔ اِسی طرح پہلے گھروں میں سوئمنگ پولوں کا نہیں سُنا تھا لیکن اب گھروں میں بھی سوئمنگ پول ہوتے ہیں جن میں بچے ڈوب جاتے ہیں۔ جب بالٹی میں ڈوب کر بچے فوت ہو سکتے ہیں تو پھر سوئمنگ پول میں بدَرَجۂ اَولیٰ ڈوب کر بھی فوت ہو سکتے ہیں بلکہ بالٹی میں گِر کر ڈوبنے کے چانس کم ہوتے ہیں جبکہ سوئمنگ پول میں ڈوبنے کے چانس زیادہ ہیں۔

سڑک پار کرنے کا طریقہ

سُوال: سڑک کس طرح پار کرنی چاہیے؟ (1)

جواب: ہم نے بچپن سے سُنا ہے کہ سڑک پار کرتے وقت بھاگنا نہیں چاہیے۔ جب

---

1 ...... یہ سُوال اور اس کے بعد والا دونوں شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیے گئے ہیں جبکہ جوابات امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا فرمودہ ہی ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

بھی روڈ پار کرنا ہو تو پہلے روڈ کے کنارے کھڑے ہو کر دونوں طرف دیکھ لیں کہ کوئی گاڑی وغیرہ تو نہیں آ رہی اور پھر روڈ پار کریں۔ بسا اوقات گاڑی دُور ہوتی ہے جس کے سبب بندہ سمجھتا ہے کہ میں گزر جاؤں گا لیکن جب وہ گزرنے لگتا ہے تو پتھر وغیرہ کے آنے، پاؤں پھسل جانے یا ہوائی چپل کی پٹی نکل جانے کے سبب روڈ میں رُکنا پڑ جاتا ہے اور یوں گاڑی اوپر چڑھ جاتی ہے۔

بچوں کو حادثات سے کِس طرح بچایا جائے؟

سُوال: بچوں کو حادثات سے کِس طرح بچایا جائے؟

جواب: بچوں کو حادثات سے بچانے کے لیے انہیں سمجھایا جائے کہ روڈ پر بھاگنا نہیں ہے بلکہ روڈ پار کروانے کے لیے کوئی نہ کوئی بڑا بچوں کے ساتھ ضَرور ہو۔ اگر والدین بچوں کو روڈ پار کرنے سے ڈراتے رہیں گے اور وقتاً فوقتاً سمجھاتے رہیں گے تو بچے حادثات کا شِکار ہونے سے بچ جائیں گے۔ جب ہمارا گھر گیٔو گلی اولڈ سٹی ایریا (بابُ المدینہ کراچی) میں تھا تو ہمارے گھر سے روڈ پار کر کے ککری گراؤنڈ تھا جہاں پہلے دعوتِ اِسلامی کا سُنّتوں بھرا اِجتماع ہوا کرتا تھا، میری والِدہ مجھے ککری گراؤنڈ جانے اور روڈ پار کرنے سے منع کرتی تھی جس کی وجہ سے میں روڈ پار کر کے ککری گراؤنڈ جانے سے ڈرتا تھا کہ والِدہ نے منع کیا ہے لہٰذا اگر والِدین بچوں کو اِس طرح سمجھاتے اور ڈراتے رہیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ضَرور اِس کا فائدہ ہو گا۔

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	گاڑی دھونے اور دِیگر کاموں میں پانی کا اِسْراف	9
کیا جہنم میں عذاب پر مامور فرشتوں کو بھی تکلیف ہو گی؟	1	امیرِ اَہلسنَّت کا پانی بچانے کا ذہن کیسے بنا؟	10
دعوتِ اسلامی کو محبتِ رَسُول لکھنا کیسا؟	2	جو ٹھا پانی پھینک دینا کیسا؟	12
اَطراف گاؤں میں مدرسۃُ المدینہ کی ضَرورت	3	امیرِ اَہلسنَّت کا ہر قسم کے اِسْراف سے بچنے کا ذہن	13
مُلکِ پاکستان اور دِیگر ممالک میں پانی کا بُحْران	5	واش روم میں پانی کا اِستعمال	14
پیالہ اور دِیگر بَرتن دھونے کا طریقہ	6	بارش ہونے کی پیشن گوئیوں پر یقین کرنا کیسا؟	15
گرم پانی لینے کیلئے ٹھنڈا پانی ضائع کرنے سے کیسے بچا جائے؟	7	بچوں کے حادثات بڑھنے کی وجہ	16
پانی ضائع کرنے والوں کو ممکنہ صورت میں سمجھایئے	7	سڑک پار کرنے کا طریقہ	17
مالی کس طرح پانی ضائع کرتا ہے؟	8	بچوں کو حادثات سے کس طرح بچایا جائے؟	18

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ "**فکرِ مدینہ**" کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اصلاح کے لیے "**مدنی انعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "**مدنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

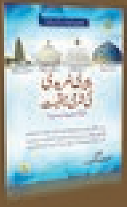

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net